ریفرینس نمبر:FMD-0997 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تاریخ:19-07-2018

زندگی میں وراثت تقسیم کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ میرے والد محترم کی ملکیت میں 45لاکھ روپے کی مالیت کا ایک مکان ہے، جسے وہ فروخت کرکے اس کی رقم بچوں میں شرعی طریقۂ کار کے مطابق تقسیم کرنا چاہ رہے ہیں۔ہم پانچ بھائی اور تین بہنیں ہیں اور ہماری والدہ بھی حیات ہیں۔ارشاد فرمائیں کہ ہر بھائی اور ہر بہن کو شرعی اعتبار سے کتنی رقم ملے گی؟ نیز میرے والد صاحب اپنے لیے اور میری والدہ کے لیے کتنی رقم رکھ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب تک کوئی شخص زندہ ہو، اس وقت تک اس کے مال میں کسی کا ازروئے ترکہ کوئی حق نہیں ہوتا کہ وراثت کا معاملہ بعدِ وفات ہوتا ہے نہ کہ حیات میں۔اس لیے ازروئے قضا بیٹا ہو یا بیٹی، کسی کو بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے باپ یا ماں کی حیات میں ان سے وراثت طلب کرے اور اس طرح مطالبے سے اگر ان کو اذیت پہنچتی ہو، تو اولاد کے لیے ایسا مطالبہ کرنا بھی ناجائز و حرام ہے کہ وہی سارے مال کے مالک ہیں۔اگر وہ اپنے کسی بیٹے یا بیٹی کو کچھ بھی نہ دیں، تو اس صورت میں وہ گنہگار نہیں ہوں گے۔

البتہ اگر آپ کے والد اپنی خوشی سے اپنی زندگی میں ہی اس مکان کو فروخت کرکے اس کی رقم تقسیم کرنا چاہیں، تو اپنے لیے اور آپ کی والدہ کے لیے جتنی رقم رکھنا چاہیں، رکھ سکتے ہیں۔اس کے بعد جتنا مال اولاد میں تقسیم کرنا چاہیں، تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت یہ کہ لڑکے اور لڑکی کا فرق کیے بغیر سب کو برابر دیا جائے اور یہ طریقہ زیادہ بہتر ہے۔

دوسرا طریقہ یہ بھی اختیار کیا جاسکتا ہے کہ لڑکے کو لڑکی سے دُگنا دیا جائے۔یہ بھی جائز ہے۔

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں"مذہبِ مفتی بہ پر افضل یہی ہے کہ بیٹوں بیٹیوں سب کو برابر دے۔یہی قول امام ابو یوسف کا ہے اور "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ" دینا بھی، جیسا کہ قول امام محمد رحمہ اللہ کا ہے، ممنوع و ناجائز نہیں اگرچہ ترکِ اولیٰ ہے۔ردالمحتار میں علامہ خیر الدین رملی سے ہے:" الفتوی علی قول ابی یوسف من ان التنصیف بین الذکر والانثی افضل من التثلیث الذی ھو قول محمد" (فتویٰ امام ابو یوسف کے قول پر ہے یعنی لڑکے لڑکی دونوں کو برابر، برابر دیا جائے، یہ بہتر ہے لڑکے کو لڑکی سے دُگنا دینے والے قول سے اور یہ قول امام محمد علیہ الرحمۃ کا ہے۔مترجم)

حاشیۂ طحطاوی میں فتاویٰ بزازیہ سے ہے:"الافضل فی ھبۃ البنت والابن التثلیث کالمیراث وعند الثانی التنصیف وھو المختار"(یعنی بیٹے اور بیٹی کو دینے میں افضل وراثت والا طریقہ ہے، جبکہ امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کے نزدیک برابر دینا اولیٰ ہے اور یہی قول مختار ہے۔مترجم)

بالجملہ خلاف افضلیت میں ہے اور مذہبِ مختار پر اولیٰ تسویہ (یعنی برابر، برابر)، ہاں اگر بعض اولاد فضل دینی میں بعض سے زائد ہو، تو اس کی ترجیح میں اصلاً باک نہیں۔

(فتاوی رضویہ، ج19، ص231، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب ابو الحسن فضیل رضا عطاری عفاعنہ الباری

05ذو القعدۃ الحرام1439ھ/19جولائی2018ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج darulifta ahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔